السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس فیصلہ کے بارے میں کہ میرے والد نے میری بہن کا نکاح اپنے کسی عزیز سے کر دیا تھا جبکہ میری بہن اتنی کمسن تھی کہ اس کو اپنے نکاح کا ہونا بالکل یاد نہیں۔ تقریباً دو ماہ کی عمر تھی۔ بالغ ہونے کے بعد میری بہن کو جب معلوم ہوا کہ اس کا نکاح اس کے والد نے فلاں آدمی سے کیا ہوا ہے تو اس نے نکاح کو قائم رکھنے سے انکار کر دیا اب وہ اس آدمی سے نکاح نہیں رکھنا چاہتی لہذا کتاب وسنت کی رو سے وضاحت فرمائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((لا تنکح الأیم حتی تستأمر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قیل وما إذنہا یا رسول اللہ قال أن تسکت))

'' بیوہ کا نکاح اس کا امر حاصل کئے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کا نکاح اس کا اذن (اجازت) حاصل کئے بغیر نہ کیا جائے۔ کہا گیا اس کا اِذن کیا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چپ رہنا اس کا اذن ہے (کیونکہ وہ شرم کے مارے بول بولتی نہیں)''۔ (المنتقیٰ لابن جارود ۷۰۷، واللفظ لہ بخاری مع فتح ۲۴۰، ۱۲/۳۳۹، ۹/۱۹۱، مسلم مع نووی ۹/۲۰۲، ابو داؤد ۱۰۹۲، نسائی ۲/۸۵، ترمذی مع تحفہ ۴/۲۴۰، ابنِ ماجہ (۱۸۷۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالغہ لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت لی جاتی ہے اور جب وہ نا بالغہ ہوتی ہے تو بچپن میں اس سے اجازت نہیں لی جاتی۔ اس کا ولی نکاح کر سکتا ہے بعد از بلوغت اس لڑکی کو اختیار ہوتا ہے کیونکہ اس کا حق ہے وہ اپنا نکاح اگر منسوخ کرانا چاہے تو کرا سکتی ہے :

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ «أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

'' سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کنواری لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کیا ہے اور وہ ناپسند کرتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دے دیا۔'' (ابو داؤد (۲۰۹۶) احمد ۱/۲۷۳۔ ۲۴۶۵۔ ، ابنِ ماجہ ۱۸۷۵۔ ۲/۲۰۳)

علامہ احمد حسن دہلوی راقم ہیں :

"الحدیث یدل علی تحریم اجبار الأب لأبنہ البکر علی النکاح وغیرہ من الأولیا وبالأولی ."

'' یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ باپ کے لئے حرام ہے کہ وہ اپنی کنواری بیٹی کو نکاح پر مجبور کرے تو باپ کے علاوہ لڑکی کے اولیاء (دیگر رشتہ داروں) کے بالاولی جبر کی ممانعت ہے''۔ (تنقیح الرواۃ ۳/۱۰)

مذکورہ بالا حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ لڑکی کو بالغ ہو جانے کے بعد اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنا بچپن کا کیا ہوا نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ فسخ کے لئے چاہیں تو ثالثی شرعی عدالت کی طرف رجوع کر لیں تاکہ مزاحمت وغیرہ کا اندیشہ نہ ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ